صحابہؓ جیسی

۳ رکعت

سیّد احمد شہیدؒ سے بیعت ہوتے وقت شاہ اسمٰعیل اور مولانا عبدالحی کی انوکھی خواہش

مولانا کرامت علی جونپوری نے رسالہ نور علی نور میں سید احمد شہیدؒ سے مولانا عبدالحی اور مولانا اسماعیل شہید کے بیعت کا واقعہ خود مولانا عبدالحی کے حوالہ سے یوں بیان کیا ہے :

ایک روز اس عاجز مسکین نے حضرت عالم ربّانی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ سے عرض کیا کہ آپ جو اس قدر میاںؒ صاحب سے اعتقاد رکھتے ہیں، اور روپے پیسے کپڑے وغیرہ دنیاوی چیزوں کو چھوڑ کے میاں صاحب کی صحبت اختیار کئے ہیں اور آپ کے بدن پر جو کپڑا ہے، اس کے سوا آپ کے پاس کہیں کپڑا بھی نہیں، اور آپ جب میاں صاحب کے روبرو بات کرتے ہیں، تو ترساں و لرزاں رہا کرتے ہیں، تو للہ آپ ہم سے سچ بیان کیجئے کہ آپ نے میاں صاحب سے کیا پایا، جو اپنا حال ایسا بنایا۔

تب مولانا مغفورؒ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں سچ بیان کروں گا۔ سنو ! میرا یہ حال تھا کہ میں سلوک الی اللہ اور مشاہدہ حاصل ہونے کا بڑا مشتاق تھا۔ تب میں نے مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ سے عرض کیا کہ مجھ کو آپ سلوک الی اللہ تعلیم کیجئے۔ اور اس کے قبل میں بہت سے ہندی اور ولایتی مرشدوں سے توجہ لے چکا تھا، مگر میرا مقصود حاصل نہ ہوا تھا۔ تب آپ نے مجھ کو حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ کے پاس بھیجا۔ وہاں بھی چند روز توجہ لیتا رہا، مگر میرا مقصد حاصل نہ ہوا۔ تب میں نے حضرت مولانا سے پھر عرض کیا کہ یہ خادم حضور کی توجہ کا محتاج ہے اور حضورؒ دوسرے مقام میں بھیجتے ہیں۔ ہم کو آپ خود تعلیم کیجئے۔ تب حضرت مولانا نے فرمایا کہ میاں، میں بہت

[1] مراد سید احمد شہیدؒ۔

بڈھا اور کمزور ہوا اور مجھ میں بہت دیر تک بیٹھنے کی طاقت نہیں۔ یہ مقصد تمہارا میر احمد صاحب[1] سے حاصل ہوگا۔ تم ان سے بیعت کرو۔ تب اس جناب کا یہ فرمانا مجھ کو بہت شاق گزرا اور میں ناراض ہوکر چپ کر رہا۔ پھر کئی بار اور بھی عرض کیا، وہی جواب پایا۔ آخر کو بعد چند روز کے یہ واقعہ درپیش ہوا کہ میں اور حضرت میاں صاحب اور میاں محمد اسمٰعیل مدرسے کے ایک ہی مکان میں رہا کرتے تھے۔ ایک شب کو بعد عشا کے جب ہم تینوں شخص پلنگ پر سوئے، تب میاں صاحب نے فرمایا کہ مولانا مجھ کو حضرت رب العالمین نے محض اپنے فضل وکرم سے بطور الہام کے خبر دیا ہے کہ فلانی تاریخ فلانے سفر میں تو جاوے گا، فلانے مقام میں یہ ہوگا، فلانے مقام میں وہ ہوگا اور اس قدر لوگ مرید ہوں گے وعلیٰ ہذا القیاس سب باتیں بیان کیں۔ پھر دوسرے روز بھی ایسی ہی عجیب وغریب باتیں بیان کیں۔ اسی طرح سے کئی روز تک مکہ معظمہ کے سفر اور جہاد کے سفر اور جہاد کے واقعات کا بیان بتفصیل تمام فرمایا۔ تب ہم نے اور میاں محمد اسمٰعیل نے مشورہ کیا کہ اگر یہ سب باتیں سچ بیان کرتے ہیں، تو بلاشبہ یہ بہت بڑے شخص اور قطب ہیں۔ ان سے کچھ فیض لینا بہت ضروری ہے۔ سو، آؤ کسی بات میں ان کا امتحان کریں۔ تب میاں محمد اسمٰعیل نے کہا کہ آپ ہم سے بڑے ہیں، آپ ہی تجویز کرکے کسی بات میں امتحان کیجئے۔ آخر کو جب پہر رات کو میاں صاحب نے پکارا کہ مولانا! تب ہم نے عرض کیا کہ حضرت، آپ کی بزرگی میں کچھ شبہ نہیں، مگر ہم کو ان سب باتوں سے کیا فائدہ۔؟ کچھ ہم کو عنایت کیجئے تب فرمایا، کہ مولانا کیا مانگتے ہو۔؟ تب ہم نے کہا کہ حضرت ہم یہی مانگتے ہیں کہ جیسی نماز صحابۂ کرام ادا کرتے تھے، ویسی ہی دو رکعت ہم سے ادا ہو۔ یہ کہنا اور میاں صاحب ایک بارگی خاموش ہوگئے اور اس روز پھر کچھ نہ بولے۔ تب ہم لوگوں نے جانا کہ فقط یہ زبانی باتیں تھیں، اصل باتوں سے ان کو کچھ علاقہ نہیں! مگر ہمیشہ کی دوستی اور صحبت کی مروت سے ہم لوگ کچھ نہ بولے، کہ اب شرم دینا کیا ضرور، اور چپ کرکے سو رہے پھر آدھی رات کے کچھ قبل یا بعد حضرت میاں صاحب نے پکارا: "مولانا"۔ اس پکار نے مجھ کو قشعریرہ[2] ہوا اور بدن پر روئیں کھڑے ہوگئے اور اس جناب سے مجھ کو بڑا

---

[1] حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سید شہیدؒ کو میر صاحب کہا کرتے تھے۔ (ادارہ)

[2] لرزہ اور رونگٹے کھڑے ہو جانا۔

اعتقاد آگیا۔ تب میں نے جواب میں کہا: "حضرت"! تب فرمایا کہ جاؤ اس وقت اللہ کے واسطے وضو کرو۔ تب میرے بدن پر پھر قشعریرہ ہوا اور میں نے کہا کہ بہت خوب! دو تین قدم چلا تھا کہ پھر پکارا: "مولانا، سن لو!" میں پھر حضرت کے پاس حاضر ہوا۔ فرمایا، "تم نے خوب سمجھا" میں نے کیا کہا! "میں نے کہا کہ اللہ کے واسطے وضو کرو" پھر میں نے کہا: بہت خوب، اور چلا۔ دو تین قدم چلا تھا کہ پھر پکارا اور اسی طرح فرمایا۔ اسی طرح تین بار کیا، اور تیسری بار جا کے میں وضو کرنے لگا۔ تو ایسا حضور دل اور حق سبحانہ کے خوف سے میں نے ادب کے ساتھ وضو کیا کہ ایسا وضو کبھی نہ کیا تھا۔ پھر وضو کر کے حضرت کے حضور میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ جاؤ، اللہ رب العالمین کے واسطے اس وقت دو رکعت نماز پڑھو۔ تب میرے بدن پر قشعریرہ ہوا اور نماز کے واسطے چلا۔ دو تین قدم چلا تھا کہ پھر پکارا اور میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا: کہ تم نے خوب سمجھایا نہیں۔ میں نے کہا کہ جاؤ اس وقت اللہ رب العالمین کے واسطے دو رکعت نماز پڑھو۔ میں نے کہا کہ بہت خوب! اور نماز کے واسطے چلا۔ پھر تیسری بار بلایا اور ویسا ہی سمجھا دیا۔ تب میں نے ایک گوشے میں نماز شروع کیا، تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی ایسا مشاہدہ جلال میں غرق ہوا کہ ہوش نہ باقی رہا اور اسقدر رویا کہ آنسوؤں سے ڈاڑھی تر ہوگئی۔ اور اس قدر نماز میں غرق ہوگیا کہ دنیا کی یاد مطلق نہ باقی رہی اور نہایت خوف اور لذت کے ساتھ میں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ جب دو رکعت پڑھ چکا، تو خیال کیا کہ میں نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تھی۔ پھر سلام پھیر کے دوبارہ دوسری بار دو رکعت کی نیت کی۔ جب پڑھ چکا، تو خیال کیا کہ فاتحہ میں سورہ کو ضم نہ کیا تھا۔ پھر شروع کیا۔ اسی طرح ہر بار ایک ایک واجب کے ترک کرنے کا خیال آتا تھا اور نماز کو ناقص سمجھ کے دُہراتا تھا۔ واللہ اعلم سو رکعت یا زیادہ کم پڑھی ہوگی، کہ صبح صادق کا وقت ہوا، پھر آخر کو ناچار ہو کے سلام پھیرا اور بہت شرمندہ ہوا۔ کہ میری استعداد اس طرح کی ناقص ہے کہ دو رکعت پوری بھی حضور دل کے ساتھ نہ پڑھ سکا اور اتنے بڑے کامل شخص کو میں نے آزمایا۔ اب اگر وہ پوچھیں کہ تم نے دو رکعت اللہ کے واسطے پڑھا، تو میں کیا جواب دوں گا۔ میں تو حضور دل کے ساتھ جیسا کہ حق نماز پڑھنے کا ہے، ویسا دو رکعت بھی نہ پڑھ سکا۔ اسی سوچ میں شرم کے دریا میں

غرق ہوگیا اور اپنے قصور کا معترف ہو کے اللہ سبحانہ کے خوف سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہنا شروع کیا۔ جب اذان ہوئی تب مجھ کو ہوش آیا اور یاد پڑا ۔ کہ صحابۂ کرام کا یہی حال تھا کہ تمام رات عبادت کرتے اور پچھلی رات کو استغفار کرتے تھے ۔ ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا : وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۔ اور سوچا کہ بلاشبہ یہ بڑے کامل مرشد ہیں کہ ان کے کلام سے میرا مقصد پورا ہوا اور جو نعمت مدتِ دراز کی محنت سے حاصل نہ ہوئی تھی، سو ان کے ایک دم کے فرمانے سے حاصل ہوئی۔ پھر میں مسجد میں گیا اور قبل نمازِ فجر کے میں نے حضرت میاں صاحب سے بیعت کیا اور صبح کی نماز کے بعد میاں محمد اسمٰعیل سے میں نے رات کا قصہ پورا بیان کیا، کیونکہ وہ مجھ کو صادق جانتے تھے ۔ انہوں نے بھی حضرت میاں صاحب سے بیعت کی ——

پھر میں دن کو حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس گیا اور رات کا قصہ بیان کیا اور اپنے بیعت کرنے کا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا : بارک اللہ ! بارک اللہ ! خوب کیا ! میاں ، میں تم سے اسی واسطے کہا کرتا تھا۔ کیوں میاں ، تم نے میر صاحب کا کمال دیکھا ۔؟ تب میں نے عرض کیا کہ حضرت ، میں نے بہت درویشوں کی خدمت کی۔ اور بہت طریقوں کے موافق میں نے شغل اور مراقبہ کیا۔ میرا مقصد کبھی نہ حاصل ہوا۔ حضرت سید صاحبؒ نے ایک بات زبان سے کہہ دی اور میں اپنا دلی مقصد پاگیا۔ حضرت ، یہ کون سا طریقہ کہلاتا ہے ۔؟ تب فرمایا کہ : میاں ایسے لوگ کسی طریقے کے محتاج نہیں ہوتے ۔ ایسے لوگ جو زبان سے کہیں ، وہی طریقہ ہے ۔ ایسے لوگ خود صاحبِ طریقہ ہوتے ہیں ، اور ایسے لوگ طریقہ نکالتے ہیں ۔ حضرت مولانا کے فرمانے سے اور بھی زیادہ مجھ کو حضرت میاں صاحب کے مرشد صاحبِ طریقہ ہونے کا یقین ہوا اور میرا اعتقاد اور بھی زیادہ ہوا۔ اس سبب سے میں میاں صاحب کی غلامی میں حاضر ہوں اور ان کی غلامی کے قابل بھی میں اپنے تئیں نہیں پاتا۔" ——

(سیرۃ سید احمد شہیدؒ)

ماہنامہ الحق آغاز سے لیکر اب تک بلا ناغہ سات تاریخ سے پہلے پہلے پوری احتیاط سے تمام قارئین کے نام سپرد ڈاک کیا جاتا ہے۔ پھر بھی کافی تعداد میں احباب کے شکایتی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ہم محکمۂ ڈاک کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جن حضرات کو پرچہ نہ ملے وہ ۲۰ تاریخ سے قبل اطلاع دیں، پرچہ دوبارہ بھیج دیا جائے گا ۔ —— (ادارہ)